احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 25 مارچ 2000ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

ہفتہ 25- مارچ 2000ء - 18 ذی الحج 1420 ہجری- 25- امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 69

امید اور خوف

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر سے نماز کے لئے نکلتے وقت یہ دعا سکھائی۔

اے اللہ میں تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری رضامندی کے حصول کی خاطر نکلا ہوں۔ میں تجھ سے عرض کرتا ہوں کہ اپنی رحمت سے مجھے آگ سے بچا لے۔ (ابن ماجہ- کتاب المساجد باب المشی الی الصلوٰۃ- حدیث 770)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

"اگر ہم انسان کے جسمانی حالات پر نظر ڈال کر دیکھیں تو ظاہر ہو گا کہ خداوند کریم نے جس قدر انسان کے جسم کو خواہشیں لگا دی ہیں ان کے پورا کرنے کے لئے بھی سامان مہیا کئے ہیں چنانچہ انسان کا جسم بباعث بھوک کے اناج کا محتاج تھا سو اس کے لئے طرح طرح کی غذائیں پیدا کی ہیں۔ ایسا ہی انسان بباعث پیاس کے پانی کا محتاج تھا سو اس کے لئے کوئیں اور چشمے اور نہریں پیدا کر دیئے ہیں اسی طرح انسان اپنی بصارت سے کام لینے کے لئے آفتاب یا کسی اور روشنی کا محتاج تھا سو اس کے لئے خدا نے آسمان پر سورج اور زمین پر دوسری اقسام کی روشنی پیدا کر دی ہے۔ اور انسان اس ضرورت کے لئے کہ سانس لے اور نیز اس ضرورت کے لئے کہ کسی دوسرے کی آواز کو سن سکے۔ ہوا کا محتاج تھا۔ سو اس کے لئے خدا نے ہوا پیدا کر دی ہے۔ ایسا ہی انسان بقائے نسل کے لئے اپنے جوڑے کا محتاج تھا۔ سو خدا نے مرد کے لئے عورت اور عورت کے لئے مرد پیدا کر دیا ہے۔ غرض خدا تعالیٰ نے جو جو خواہشیں انسانی جسم کو لگا دی ہیں ان کے لئے تمام سامان بھی پیدا کر دیا ہے۔ پس اب سوچنا چاہئے کہ جبکہ انسانی جسم کو باوجود اس کے فانی ہونے کے تمام اس کی خواہشوں کا سامان دیا گیا ہے تو انسان کی روح کو جو دائمی اور ابدی محبت اور معرفت اور عبادت کے لئے پیدا کی گئی ہے کس قدر اس کی پاک خواہشوں کے سامان دیئے گئے ہوں گے۔ سو وہی سامان خدا کی وحی ہے اور اس کے تازہ نشان ہیں جو ناقص العلم انسان کو یقین تام تک پہنچاتے ہیں۔ خدا نے جیسا کہ جسم کو اس کی خواہشوں کا سامان دیا ایسا ہی روح کو بھی اس کی خواہشوں کا سامان دیا۔ تا جسمانی اور روحانی نظام دونوں باہم مطابق ہوں۔

جن کو روحانی حس دی گئی ہے وہ اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ روح اپنی تکمیل کے لئے ایک روحانی غذا اور پانی کی محتاج ہے جس سے روحانی زندگی قائم رہ سکتی ہے۔ روحانی زندگی کیا چیز ہے؟ وہ اپنے محبوب حقیقی کی محبت اور اس سے قطع تعلق ہو جانے کا خوف ہے۔ اور محبت سے مراد وہ حالت ہے کہ بکلی دل اسی کی طرف کھینچا جائے اور اس کے مقابل پر کوئی دوسرا باقی نہ رہے۔ اور روحانی خوف سے یہ مراد ہے کہ قطع تعلق کے اندیشہ سے گناہ کا مادہ جل جائے اور روح میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جائے......"

(چشمہ معرفت- روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 64-65)

یوم تحریک جدید 14- اپریل 2000ء

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ

مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید 14- اپریل 2000ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

اگر کسی وجہ سے 14- اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ یوم تحریک جدید منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 129-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین دفتر جلسہ سالانہ- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 101

سلطان القلم کی مزدوری

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں۔

"اس دن کی لذت اور ذوق سے میری روح آج تک بھری ہوئی ہے جبکہ حضرت امام نے رسول اللہ ﷺ کی محبت کے نشہ میں سرشار ہو کر یہ کہا کہ آپ ہی ایک ایسے رسول ہیں جن کا زندہ کارنامہ ہم دنیا میں پاتے ہیں۔

یہ زمانہ اس قسم کا علمی زمانہ ہے کہ اگر کوئی الماری کو چلا دے یا چوہے اور گلہری کو سانپ بنا دے۔ تو تھوڑی دیر کے لئے لوگ حیران تو ہو جائیں گے۔ مگر خدا کی عظمت وجلال اور گناہ اور ناپاکی سے نفرت پیدا نہ ہو گی۔ خدا تعالیٰ نے جیساکہ ابتداء میں قرآن کریم کا علمی اعجاز تجویز فرمایا تھا۔ اس زمانہ میں جبکہ شکوک کو کثرت ہو گئی۔ اور خدا پرستی اٹھ گئی۔ ایسا ہی تقاضا کیا ہے کہ قرآن کریم کے رنگ میں قرآن کریم کی عظمت کو ظاہر کیا جاوے۔ چنانچہ یہ معجزہ امام کے کلام قلم اور دوات میں رکھا ہے۔ (۔) سلطان القلم کی مزدوری غیر منقطع ہے۔ اسی طرح سلطان القلم کے قلم کی مزدوری غیرفانی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کا کیسا احسان ہے کہ جہاں قلم کا نشان دیا۔ اس کے ساتھ ہی اخلاق فاضلہ کا نشان عطا فرمایا۔

(الحکم 26 مئی 1935ء ص 8)

امام الزمان کے خارق عادت اخلاق وشمائل

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی فرماتے ہیں۔

مجھے اس دعویٰ کا فخر حاصل ہے۔ اور میرے دوست جانتے ہیں.... کہ یہ بجا فخر ہے کہ مجھے حضرت امام کی اندرونی زندگی سے زیادہ واقف ہونے کا موقعہ دیا ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جس نے مجھے آپ کی صداقت پر بڑا بھاری یقین دلایا ہے۔ میں نے آپ کے ہر معاملہ میں استقامت۔ کوہ وقاری متانت اور سکینت' جمعیت اور طمانیت دیکھی۔

ہتھکڑیوں کی دھمکی قتل کے منصوبے۔ قتل عمد کے جھوٹے مقدمے۔ کفر کے فتوے ناپاک اور خطرناک گالیوں کے اشتہار اور خطوط آئے۔ جن کو دیکھ کر اور سن کر انسان کا دماغ پریشان ہو جاتا ہے۔ اور ایسی ایسی ناسزا باتیں پیش آئیں جو بڑے بڑے متین آدمی کو بھی حیران کر دیتی ہیں۔ مگر

کبھی دیکھا نہیں گیا کہ حضرت اقدس نے پیشانی پر بل ڈال کر اس اثناء میں کسی کی طرف دیکھا ہو۔

میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں بسا اوقات بعض مکدر امور کی وجہ سے اداس ہوا ہوں۔ مگر حضرت کے پاک اور بشاش چہرے کو دیکھ کر طبیعت ایسی مسرور اور مشرح ہو گئی ہے۔ گویا بڑے عظیم الشان خوش بخش نظارہ کو دیکھا ہے۔

غرض یہ پاک انسان گھر میں بیٹھا ہے جب بھی خوش۔ اور دوستوں کے درمیان ہے تو خوش و خرم۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ساتھ مکان کی تلاشی دلا رہا ہے۔ تو خوش و خرم۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ یہ خلاف عادت و فطرت منجانب اللہ ہونے پر دلالت نہیں کرتی تو کہاں سے آئی۔

تم دیکھو گے کہ جب یہ خدا کا مامور راہ چلتا ہے تو کس طرح پر متانت کے ساتھ

گویا وقار اور متانت کا ایک پہاڑ ہے۔ تم نے کبھی نہ دیکھا ہو گا۔ کہ سگ فطرت آدمی کبھی [illegible] کے ساتھ ایک رخ کو جاتا ہے۔ مگر حضرت اقدس ہیں کبھی دائیں بائیں نہیں دیکھتے یہ قوت قلب اور سکینت بتاتی ہے کہ ایک معشوق ذوالجلال ایسا سامنے ہے کہ نگاہ اس سے ہٹتی ہی نہیں۔ (مکتوب 17 ستمبر 1900ء)

(الحکم 26 مئی 35ء)

☆☆☆☆☆☆

مرا مولا

وہ میرا ہے مجھے اتنا بہت ہے
مجھے تو بس مرا مولا بہت ہے
نہ ثانی ہے کوئی اس کا نہ ہمسر
وہ اپنی ذات میں یکتا بہت ہے
نہ بیوی ہے کوئی اس کی، نہ بیٹا
وہ اس سنسار میں تنہا بہت ہے
ان آنکھوں سے نظر آتا نہیں وہ
پر اس کے حسن کا چرچا بہت ہے
وہ یکتا ہے حسینانِ جہاں میں
دل اس کے حسن پر شیدا بہت ہے
سماعت میں نہیں کچھ نقص اس کی
یہ سنتے ہیں کہ وہ سنتا بہت ہے
کہاں ہوتے ہیں کم اس کے خزانے
جو مانگے اس کو وہ دیتا بہت ہے
وہ برساتا ہے بارش آسماں سے
زمیں کو جس کا اک چھینٹا بہت ہے
وہ جس کا فیض ہے عالم میں جاری
وہ جس کے فضل کا قطرہ بہت ہے
زہے قسمت اگر وہ ہم کو مل جائے
سبھی کہتے ہیں وہ اچھا بہت ہے
کہاں ہے تابِ نظارہ جو دیکھیں
بس اک جھلکی بس اک جلوہ بہت ہے
یقیناً پائے گا دل کی مرادیں
جو اس کے نام کو جپتا بہت ہے
گذر جائے جو اس کی بندگی میں
وہ ہے انمول وہ لمحہ بہت ہے
بہت سیدھی ہے راہِ حق پرستی
مگر اس راہ میں خطرہ بہت ہے
جدائی کو ہوا کتنا زمانہ
مگر وہ اب بھی یاد آتا بہت ہے
وہ مجھ سے کیوں نہیں ملتا ہے آخر
جدائی کا مجھے صدمہ بہت ہے
اسے تُو بخش دے اے میرے غفّار
غضب سے جو ترے ڈرتا بہت ہے
کبھی جینے نہ دے گی اس کو دنیا
جو اس مُردار پر مرتا بہت ہے
سلیمؔ اب جان کی بازی لگا دو
خریدو اس کو وہ سستا بہت ہے

سلیم شاہجہانپوری

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

ہمارے ہاتھ میں اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو صرف دعا کا آلہ ہے

حضرت مسیح موعود کی زندگی دعا اور قبولیت دعا کا شاندار نمونہ تھی

جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جائے سینہ صاف نہیں ہوتا

ہمارے سید و مولیٰ ﷺ فداہ نفسی کا ارشاد ہے الدعاء مخ العبادۃ ۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت انسانی زندگی کا مقصد اصلی ہے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی اس حدیث میں دعا کو عبادت کا مغز اور روح رواں قرار دیا گیا ہے حضرت مسیح موعود کی زندگی کا ایک خاص اور عظیم الشان پہلو دعا سے تعلق رکھتا ہے۔ حضور نے اپنی جماعت کو جن باتوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے اور بار بار جماعت کو اس کی نصیحت کی ہے ان میں سے سرفہرست خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ تضرعات اور پرسوز دعا ہے۔ حضور کی زندگی دعا اور قبولیت دعا کا شاندار نمونہ تھی (اور بقول حضرت مولوی شیر علی صاحب حضور مجسم دعا تھے) ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ ہمیں خیال آیا کہ اگر بخل جائز ہوتا تو کیا ہمیں کسی چیز کے دینے پر بخل ہوتا۔ بہت غور کیا اور ساری نعماء نظر سے گزریں مگر کسی چیز کی طرف بخل کے جائز ہونے کی صورت میں بھی بخل کے لئے رغبت نہ پیدا ہوئی آخر خیال آیا کہ دعا ایک ایسی قیمتی چیز ہے جو اس قابل ہو سکتی ہے کہ اس پر بخل کیا جائے۔

دعا تریاق ہے

ایک اور موقعہ پر حضور نے فرمایا۔

"یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا اسے پاک نہ کرے جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مر جاوے تب تک سچا تقویٰ حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ اسے کیسے طلب کرنا چاہئے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑکی کو بند کرے یا بدبودار شئے کو اٹھا کر دور پھینک دے پس اگر کوئی تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطاء الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اسی کا نام تدبیر ہے جو ہر ایک (۔) کا فرض ہے' ہاں جو نری تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں یورپ ہے۔ تدبیر اور دعا دونو کا پورا حق ادا کرنا چاہئے تدبیر کر کے سوچے اور غور کرے کہ میں کیا شئے ہوں۔ فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا ہر روز دیکھنا چاہے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے جلدی گلے سے اتر جاوے۔ بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں کہ نماز میں دعا کرے اس کی نماز ہی نہیں۔ چاہئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔

نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔

سب کے لئے دعا

ایک اور موقعہ پر فرمایا۔

"بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے ادعونی استجب لکم میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی ہے"

(ملفوظات جلد 3 ص 96)

ایک اور موقعہ پر فرمایا۔

"جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے اس میں بڑی تاثیریں ہیں جہاں تک قضاء قدر کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کوئی کیسا ہی معصیت میں غرق ہو دعا اس کو بچائے گی اللہ تعالیٰ اس کی دستگیری کرے گا اور وہ خود محسوس کرے گا کہ میں اب اور ہوں"

(ملفوظات جلد 5 ص 121)

پھر فرماتے ہیں۔

اللہ جل شانہ' نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہے یعنی دعا جب کوئی شخص بکاء وزاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بیجا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں دور بھاگ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 ص 438)

مقصد اعلیٰ

حضور کے دعا کی اہمیت و عظمت کے اس احساس اور قبولیت دعا کے اس یقین سے عملاً حضور کی زندگی معمور نظر آتی ہے۔

حضور خود اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔

"یہ عاجز اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ یہی سمجھتا ہے

کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی دعائیں کرنے کا وقت پاتا رہے کہ جو رب العرش تک پہنچ جائیں اور دل ہمیشہ تڑپتا ہے کہ ایسا وقت ہمیشہ میسر آجائے۔

(حیات احمد ص 50)

حضور کی خدمت میں سینکڑوں خطوط دعا کے لئے آتے جن میں احباب جماعت اور دیگر اپنی مختلف دینی و دنیوی مقاصد و مشکلات کے لئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ایک دن مجلس میں حضور نے ان کے متعلق فرمایا۔

"جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کر لوں کہ شاید موقع نہ ملے' یاد نہ رہے۔"

ایک مرتبہ ایک غیر احمدی دوست حضور کے زمانہ میں چند روز قادیان رہے آنے سے قبل تو ان کی نیت صاف نہ تھی مگر قادیان میں چند روز قیام سے ان پر اچھا اثر ہوا واپسی سے قبل انہوں نے حضور کی خدمت میں مکمل انکشاف صداقت کے لئے درخواست دعا کی۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا۔

دعا تو میں ہندو کے لئے بھی کرتا ہوں مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ امر مکروہ ہے کہ اس کا امتحان لیا جاوے میں دعا کروں گا آپ وقتاً فوقتاً یاد دلاتے رہیں اگر کچھ ظاہر ہوا تو اس سے بھی اطلاع دوں گا۔

پھر فرمایا

"موت حیات کا پتہ نہیں دو تین ہفتہ تک تو سچے تقویٰ سے دعائیں مانگو کہ الٰہی مجھے معلوم نہیں تو ہی حقیقت کو جانتا ہے مجھے اطلاع ہے اگر صادق ہے تو اس کے انکار سے ہلاک نہ ہو جاؤں اور اگر کاذب ہے تو اس کے اتباع سے بچا۔"

(سیرۃ مسیح موعود عرفانی صاحب ص 414)

لازمی دعائیں

ایک مرتبہ حضور نے فرمایا۔

میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ العین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

(سیرۃ مسیح موعود عرفانی صاحب ص 340)

ایک مجلس میں حضور نے فرمایا۔

"ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے۔ ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے۔ ہمارے بس میں ایک ذرہ بھر بھی نہیں ہے مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کر دے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 171)

دعا کی طرف حضور کی رغبت کا جو عالم تھا اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ جب حضور نے جلسہ اعظم مذاہب لاہور کے لئے مضمون لکھا جو اسلامی اصول کی فلاسفی کے نام سے کتابی صورت میں شائع شدہ ہے تو آپ نے مضمون لکھنے کے بعد فرمایا کہ میں نے اس مضمون کی سطر سطر پر دعا کی ہے اور واقعہ یہی ہے کہ اس مضمون کی سطر سطر آپ کی دعا کی قبولیت کی شاہد ہے یہ مضمون جہاں غیر مذاہب والوں پر دین کی فوقیت اور برتری کی حجت تمام کرتا ہے وہاں مومنوں کی تازگیٔ ایمان اور روحانی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔

چند نشانات

غیر معمولی حالات میں قبولیت دعا کے نشانات سے حضور کا مبارک دور ہمیں بھرپور نظر آتا ہے ایسے نشانات حضور کی اپنی ذات کے متعلق بھی ہیں اہل و عیال کے متعلق بھی دوستوں کے متعلق دشمنوں کے متعلق بھی نظام قدرت اور صحیفہ عالم کے متعلق بھی اور اقوام عالم کی تاریخ کی رفتار کے متعلق بھی۔ ایسے نشانات جلالی بھی ہیں اور جمالی بھی قدرت اور رحمت اور قربت کے نشان بھی ہیں اور قہر اور خدائی غیوری کے نشان بھی۔ بطور نمونہ قبولیت دعا کے بعض نشان پیش ہیں۔

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوا یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورہ یٰسین سنائی۔ جب تیسری مرتبہ سورہ یٰسین سنائی گئی تو میں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جو اب وہ دنیا سے گزر بھی گئے دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے۔ اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دمبدم حاجت ہو کر خون آتا تھا سولہ دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا وہ آٹھویں دن راہی ملک بقا ہو گیا حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولھواں دن چڑھا تو اس دن بکلی حالات یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یٰسین سنائی گئی اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہو گا تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک سکھلائی اور وہ یہ ہے۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
اللھم صل علیٰ محمد وآل محمد

اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلمات طیبہ پڑھ اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونو ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تو شفا پائے گا چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوایا گیا اور میں نے اسی طرح عمل کرنا شروع کیا جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر تا اس حالت سے نجات ہو مگر جب وہ عمل شروع کیا تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے یہی محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ابھی پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ گئی اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔

(تذکرہ نیا ایڈیشن ص 33)

پیشگوئی مصلح موعود اور اس پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود حضور کی قبولیت دعا کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ خود حضور نے اس کو دعا کا نتیجہ قرار دیا ہے حضور فرماتے ہیں۔

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہ نے (......) ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح کو واپس منگوایا جاوے ...... جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و بہ برکت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری اور باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے مردوں کی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

(تذکرہ ص ۱۴۵)

بشارات

قبولیت دعا کے ان عظیم الشان نشانوں کے ساتھ ساتھ رب العرش کی طرف سے بار بار حضور کو دعاؤں کی قبولیت کی بشارات بھی الہام کے ذریعہ عطا ہوتی رہتی تھیں۔ چنانچہ قبولیت دعا کی بشارت کا الہام متعدد بار آپ کو ہوا۔ ایک مرتبہ حضور کو ایک موقعہ پر فارسی زبان میں یہ الہام ہوا (۔) دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں۔ اسی طرح دعاؤک مستجاب کا الہام بھی متعدد مرتبہ آپ کو ہوا۔ ایک موقعہ پر آپ کو یہ بشارت بھی دی گئی۔

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

حضرت مسیح موعود کو بے شمار مواقع پر الہاماً دعائیں سکھلائی بھی گئیں چنانچہ حضور اپنی ایک معروف الہامی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا میں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا اسی وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی رب کل شیءٍ خادمک رب فاحفظنی و انصرنی وارحمنی

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہو گی"

اسی طرح فرماتے ہیں۔

پہلے اس سے چند مرتبہ الہامی طور پر خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی زبان پر یہ دعا جاری کی تھی کہ (۔) اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ کہ میں بود و باش کروں برکت میرے ساتھ رہے پھر خدا نے اپنے لطف و احسان سے وہی دعا کہ جو آپ ہی فرمائی تھی قبول فرمائی اور یہ عجیب بندہ نوازی ہے کہ اول آپ ہی الہامی طور پر زبان پر سوال جاری کرنا اور پھر یہ کہنا کہ تیرا سوال منظور کیا گیا ہے۔ (تذکرہ ص 99)

حضرت مسیح موعود اگرچہ اپنی ذات اور اہل و عیال اور دوستوں اور دشمنوں سب کے لئے ہر قسم کی خیر و برکت کے لئے دعائیں لگے رہتے تھے مگر یہ سب دعائیں حضور کے لئے ضمنی اور طفیلی حیثیت رکھتی تھیں آپ کی دعاؤں کا مرکزی اور محوری نقطہ اور آپ کی تضرعات کا حقیقی سوز اور جوش صرف اپنے معشوق و محبوب اپنے آقا و مولیٰ ﷺ فداہ نفسی کے درجات عالیہ کی سرفرازی اور آپ پر درود و سلام کے لئے، اور آپ کے لائے ہوئے دین کی فتح و غلبہ کے لئے تھا۔

آنحضرت ﷺ فداہ نفسی پر درود و سلام بھیجنے میں حضرت مسیح موعود کو جو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

خدا کی مشیت ہی آخر دنیا میں غالب آتی ہے

فرماتا ہے۔ آسمان اور زمین میں ایک ایسا قانون جاری ہے کہ جس کی فرمانبرداری سے کوئی شخص اپنے آپ کو آزاد نہیں کر سکتا۔ مثلاً دیکھو خدا تعالیٰ نے زبان بنائی ہے۔ اب ایک طرف تو انسان کو اتنی آزادی حاصل ہے کہ وہ اس زبان سے اگر چاہے تو خدا تعالیٰ کو بھی گالیاں دے لے لیکن دوسری طرف اگر اس زبان کے سامنے دنیا کے تمام بادشاہ، وزراء علماء اور فقہاء ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو جائیں کہ میٹھے کو کھٹا چکھ یا کھٹے کو کڑوا چکھ تو وہ ایسا کبھی نہیں کرے گی۔ وہ میٹھے کو میٹھا ہی چکھے گی۔ اور کھٹے کو کھٹا ہی چکھے گی۔ گویا ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو اتنی آزادی دی ہے کہ اگر وہ چاہے تو خدا تعالیٰ کو بھی برا بھلا کہہ لے۔ اور دوسری طرف اس میں اتنی طاقت بھی نہیں رکھی کہ وہ میٹھے کو کڑوا چکھے۔ یا کڑوے کو میٹھا چکھے۔ اور اگر کسی جگہ اس میں تبدیلی بھی نظر آتی ہے تو وہ بھی خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت ہی ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کسی کا جگر خراب ہے تو اسے میٹھی چیز کڑوی لگتی ہے یا بعض خرابیوں کی وجہ سے نمک تیز محسوس ہونے لگتا ہے یا میٹھی چیز میں مٹھاس کم معلوم ہوتی ہے۔ یا پھیکی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے مگر یہ تبدیلی بھی خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کے ماتحت ہی ہوتی ہے ورنہ جن چیزوں پر انسان کو اختیار حاصل نہیں۔ ان میں اس کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مثلاً تمہاری انگلی ہے۔ اگر تم اسے کسی سوئی کے ناکہ میں ڈالنے کی کوشش کرو تو اس کو ناکہ میں نہیں ڈال سکتے خواہ کوئی جرنیل ہو۔ نواب ہو۔ بادشاہ ہو۔ دنیا کی بڑی سے بڑی حکومت اس کے پاس ہو۔ وہ اپنی انگلی سوئی کے ناکہ میں نہیں ڈال سکتا۔ یا مثلاً آواز ہے اگر تمہیں کسی عزیز کی آواز آ رہی ہو۔ تو تم اگر چاہو بھی تو اسے کسی دوسرے شخص کی آواز نہیں بنا سکتے۔ کسی کے ہاں بدصورت لڑکا پیدا ہو تو اگر وہ چاہے کہ وہ خوبصورت ہو جائے تو وہ اسے خوبصورت نہیں بنا سکتا۔ کسی کے لڑکے کا قد چھوٹا ہو تو اس کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ وہ اس کے قد کو لمبا کر دے۔ یا مثلاً خدا تعالیٰ نے آنکھ دیکھنے کے لئے بنائی ہے۔ تو آنکھ ہمیشہ سرخ کو سرخ اور زرد کو زرد دیکھے گی یہ کبھی نہیں ہو گا کہ وہ سرخ کو زرد دیکھنا چاہے تو وہ زرد دیکھنے لگ جائے اور زرد کو سرخ دیکھنا چاہے تو سرخ دیکھنے لگ جائے۔ گویا ایک قانون ہے جس کی اطاعت سے کوئی شخص باہر نہیں نکل سکتا۔ اسی طرح سورج کیا اور چاند کیا اور ستارے کیا اور پہاڑ کیا اور درخت کیا اور چوپائے کیا سب ایک خاص نظام کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ اور ہر ایک اپنی اپنی ڈیوٹی ادا کر رہا ہے۔ پھر تم ان چیزوں کو خدا کس طرح قرار دیتے ہو۔ یہ چیزیں تو خود تمہارے سامنے ایک خدمت گار کے طور پر کھڑی ہیں مگر تم ایسے احمق ہو کہ انہی کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو جاتے ہو اور اس طرح اپنے آپ کو ذلیل کرتے ہو۔ اس نظام کائنات کی طرف اس (۔) میں اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کائنات پر غور کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ تمام کائنات قانون قدرت کے تابع ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار ہے۔ اور اکثر انسان بھی قانون قدرت کے تابع ہیں اس (۔) میں یہ نہیں کہا گیا کہ بعض انسان قانون قدرت سے آزاد ہیں بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ بعض انسان قانون قدرت کو توڑنے کی بھی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ جیسے بدپرہیزی کے ذریعہ۔ اور ان لوگوں میں سے اکثر پر عذاب آ جاتا ہے۔ جو قانون قدرت کے اٹل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اور ثابت ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑنے سے کوئی شخص عزت نہیں پا سکتا اور اسی کی مشیت آخر دنیا میں غالب آتی ہے۔

استغراق تھا اس کی ایک مثال حضور کی اس تحریر میں بیان ہے حضور فرماتے ہیں۔

اس مقام میں مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجے تھے صلی اللہ علیہ وسلم۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم)

دعا کی قبولیت اور اس کی عظیم الشان تاثیرات کے ثبوت کے لئے حضرت مسیح موعود نے جو دلائل بیان فرمائے ہیں ان میں حضور نے اپنی دعاؤں کو بطور تحدی بھی پیش کیا ہے اور اپنے رسالہ برکات الدعا میں جو سر سید احمد خان صاحب کے انکار تاثیر دعا کے رد میں لکھا گیا تھا مضبوط عقلی و نقلی و دلائل سے دعا کی قوی تاثیرات کو ثابت فرمایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

یہ بات ارباب کشف و کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہ تعالیٰ وہ عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں۔ بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے۔ اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعاء ہے۔ اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں (۔) اور میں ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔

(برکات الدعاء)

عطیۂ خون
خدمت بھی عبادت بھی
(شعبۂ خدمت خلق)

کھیل کھلاڑی

باسکٹ بال ایک خوبصورت کھیل

عبدالحلیم سحر صاحب

باسکٹ بال بہت خوبصورت، مقبول، پسندیدہ اور بہت زیادہ کھیلا جانے والا کھیل ہے۔ اس وقت دنیا بھر میں اس کھیل کے رجسٹرڈ کھلاڑیوں کی تعداد تقریباً 25 کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ ان اعداد و شمار سے اس کھیل کی مقبولیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ بیسویں صدی کے آخر تک انٹرنیشنل باسکٹ بال فیڈریشن کے ممبر ممالک کی کل تعداد 201 تھی۔ انٹرنیشنل باسکٹ بال فیڈریشن دنیا میں فٹ بال فیڈریشن کے بعد دوسری بڑی تنظیم ہے۔

باسکٹ بال کا کھیل بارہ (12) کھلاڑیوں پر مشتمل دو ٹیموں کے مابین کھیلا جاتا ہے۔ جس میں ایک وقت میں دونوں ٹیموں کے 5، 5 کھلاڑی گراؤنڈ میں کھیلتے ہیں جبکہ بقیہ 7، 7 کھلاڑی متبادل کھلاڑی کی حیثیت سے باہر اپنی اپنی ٹیم بینچوں پر کوچ کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور باری کا انتظار کرتے ہیں۔ ان موجود کھلاڑیوں کو کسی بھی وقت اپنی اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں کے ساتھ تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس کھیل میں ٹیموں کا مقصد دوسری ٹیم کی باسکٹ میں بال ڈالنا اور اپنی باسکٹ میں دوسری ٹیم کو اسکور کرنے سے روکنا ہوتا ہے۔ باسکٹ بال کے کھیل کا دورانیہ 40 منٹ کا ہوتا ہے۔ ان 40 منٹ کے کھیل کے دوران زیادہ باسکٹس اسکور کرنے والی ٹیم فاتح ہوتی ہے۔

کھیل کے دوران باسکٹ بال کو گراؤنڈ کی مقررہ حدود میں کسی بھی سمت پھینکا، ہاتھ کی جنبش سے اپنی ٹیم کے کسی کھلاڑی کو دیا زمین پر لڑھکایا یا ٹپے (Dribble) دیا جا سکتا ہے۔

کھیل کے بانی

باسکٹ بال کے بانی ڈاکٹر جیمز سمتھ ہیں جو کینیڈین نژاد تھے اور امریکہ کی ریاست میسا چوسیٹ میں انٹرنیشنل وائی۔ ایم۔ سی۔ اے (Y M C A) ٹریننگ سکول اسپرنگ فیلڈ میں فزیکل ایجوکیشن کے ٹیچر اور سکول کی فٹ بال ٹیم کے کوچ تھے۔ 1891ء کی شدید سردی کے دنوں میں جب فٹ بال کھیلنا ناممکن تھا۔ ڈاکٹر جیمز نے سکول کے سپرنٹنڈینٹ اسٹے بن (Stebbin) سے اس طرح کی کسی شے کے بارہ میں تبادلہ خیال کیا کہ لڑکے سکول بلڈنگ کے اندر بالکونی میں لٹکا کر اس میں فٹ بال ڈال سکیں۔ مسٹر اسٹے بن نے انہیں سکول کے سٹور سے آڑو کی دو خالی ٹوکریاں لا کر دیں جنہیں ڈاکٹر جیمز سمتھ نے کیلوں کے ذریعہ سکول کی انڈور بالکونی کے دونوں سروں پر لٹکا دیا ٹوکریوں کا گھیرا تقریباً اٹھارہ انچ تھا۔ جبکہ انہیں تقریباً دس فٹ بلندی پر لٹکایا گیا تھا پھر انہوں نے فٹ بال کے کھلاڑیوں سے کہا کہ فٹ بال کو باسکٹ میں ڈالیں۔ اس طرح پہلی دفعہ باسکٹ بال کا کھیل اس شکل میں متعارف ہوا۔

پہلا باقاعدہ میچ

باسکٹ بال کا پہلا باقاعدہ میچ 2۔ مارچ 1892ء کو اسپرنگ فیلڈ کالج میساچوسیٹ میں تقریباً 200 تماشائیوں کے سامنے کالج کے اساتذہ اور طالب علموں کے مابین کھیلا گیا۔ اس عرصہ میں ڈاکٹر جیمز سمتھ نے باسکٹ بال کے ضابطے بنائے جو 1896ء تک ان کی نگرانی میں بنتے رہے۔ 1896ء کے بعد ایمچر اسپورٹس فیڈریشن نے اس کھیل کے ضابطوں اور ان میں تبدیلی کی ذمہ داری سنبھال لی۔

1905ء تک باسکٹ بال امریکہ کے سیکنڈری اسکولوں چرچ کلب اور فوجی بیرکوں تک پھیل گیا۔ اس کے بعد یہ خوبصورت کھیل مقبول سے مقبول تر ہوتا گیا اور سفر کرتا ہوا یورپ میں داخل ہوا اور خاص طور پر فرانس میں اسے خاص اہمیت دی گئی اس کی زیادہ مقبولیت کا سہرا اسپرنگ فیلڈ کالج کے کھلاڑیوں کے سر ہے۔

پہلا ٹورنامنٹ

سب سے پہلے انٹر الائیڈ گیمز 1919ء میں فرانس میں منعقد ہوئے جس میں باسکٹ بال کے کھیل میں فرانس، اٹلی اور امریکہ نے شرکت کی۔ امریکہ نے فرانس اور اٹلی کو ہرا کر فتح حاصل کی۔ یہ باسکٹ بال کا پہلا انٹرنیشنل ٹورنامنٹ تھا۔ اس طرح اس ٹورنامنٹ نے ورلڈ چیمپین شپ اور اولمپک کھیلوں کے عہدیداروں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ اس طرح 1924ء کے اولمپک گیمز منعقدہ پیرس فرانس میں باسکٹ بال کے مقابلے نمائشی طور پر کروائے گئے۔ 18۔ جنوری 1932ء کو جنیوا میں آٹھ ممالک نے انٹرنیشنل باسکٹ بال فیڈریشن قائم کی جبکہ 1935ء میں انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی (I O C) نے باقاعدہ طور پر برلن اولمپک کھیلوں کے لئے باسکٹ بال کھیل کی منظوری دے دی۔ 1936ء کے منعقدہ اولمپکس جو کہ برلن میں ہوئے باسکٹ بال کا یہ ٹورنامنٹ پہلا کہلایا جس کا فائنل بارش کی وجہ سے متاثر ہوا۔ امریکہ نے کینیڈا کو 8-19 پوائنٹس سے شکست دے کر پہلی دفعہ پہلا اولمپک ٹائیٹل جیتا۔ اس کھیل کے دوران باسکٹ بال کھیل کے بانی ڈاکٹر جیمز سمتھ بھی گراؤنڈ میں موجود تھے۔ ڈاکٹر جیمز نے اولمپک چیمپین امریکہ کی ٹیم کو سونے کے تمغے پہنائے۔

باسکٹ بال کھیل میں موجودہ دور کی مقبول ترین پیشہ وارانہ تنظیم این بی اے (NBA) ہے یعنی نیشنل باسکٹ بال ایسوسی ایشن (امریکن لیگ) جسے آج کل دنیا بھر کے کروڑوں شائقین سیٹلائیٹ کے ذریعے امریکہ سے براہ راست دیکھتے ہیں اس کا آغاز 1949ء میں ہوا۔

ورلڈ چیمپئن شپ

1950ء میں مردوں کی پہلی ورلڈ چیمپین شپ ارجنٹائن میں منعقد ہوئی جبکہ 1958ء میں یورپین کلبس چیمپین شپ مردوں کے لئے اور 1959ء میں خواتین کے لئے شروع ہوئی۔

1988ء تک امریکہ کے پیشہ ور کھلاڑیوں کو اولمپک گیمز میں کھیلنے کی اجازت نہ تھی 1992ء میں انٹرنیشنل باسکٹ بال فیڈریشن نے بارسلونا (اسپین) کے اولمپک گیمز کے لئے پیشہ ور کھلاڑیوں کو کھیلنے کی اجازت دے دی جہاں امریکہ کی قومی باسکٹ بال ٹیم کو ڈریم ٹیم (Dream Team) کا خطاب دیا گیا۔

1992ء کے اولمپک میں باسکٹ بال کا ایونٹ اولمپک گیمز کا مقبول ترین ایونٹ تھا جس میں امریکی ٹیم نے بہترین کھیل پیش کرتے ہوئے مخالف ٹیموں کو واضح فرق سے ہر میچ میں شکست دی۔ ان اولمپکس کا فائنل امریکہ اور کروشیا کے مابین کھیلا گیا جو امریکہ نے باآسانی جیت لیا۔ اس فائنل کو تماشائیوں کی بہت بڑی تعداد نے دیکھا۔

1936ء سے 1996ء تک زیادہ تر امریکہ ہی اولمپک چیمپئن رہا اس عرصہ کے دوران دو مرتبہ روس اور یوگوسلاویہ ایک مرتبہ اولمپک چیمپئن رہے۔

1949ء میں شروع ہونے والی پیشہ ورانہ این بی اے لیگ اس وقت دنیا کا سب سے مہنگا ایونٹ ہے اس میں کھلاڑیوں کی اوسط تنخواہ 1783414 امریکن ڈالرز ہے۔ کھلاڑیوں کو اس پے رول پر آنے کے لئے بہت زیادہ محنت اور جدوجہد کرنی پڑتی ہے 370 سے زیادہ کھلاڑیوں کو لیگ میں کھیلتا ہوا دیکھ کر آپ اربوں ڈالرز والی این بی اے لیگ کی مقبولیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ 97-1996ء کے سیزن میں نیو یارک نکس (New York Knicks) کے کھلاڑی پیٹرک ایونگ نے ایک کروڑ ستاسی لاکھ چوبیس ہزار (1,87,24000) امریکن ڈالرز کمائے جس کے مقابلے میں سپر سٹار اور ناقابل یقین (Super Star and Unbelievable) شکاگو بلز (Chicago Bulls) کے۔ مائیکل جورڈن کی آمدنی اڑتیس لاکھ پچاس ہزار (38,50,000) امریکن ڈالرز رہی۔ لیکن کھیلوں کا سامان بنانے والی معروف کمپنی نائیک (Nike) وغیرہ سے اشتہارات کی مد میں مائیکل جورڈن جیسے عظیم کھلاڑی کی آمد چار کروڑ۔ /4,00,00,000 بنتی ہے۔

ایشیا میں باسکٹ بال

ایشیا میں باسکٹ بال بیسویں صدی کے اوائل میں پہنچ چکا تھا اور پورا ایشیا اس کھیل سے لطف

اندوز ہونے لگا تھا۔ 1913ء تک ایشیا کے مختلف ممالک نے باقاعدگی سے مقابلوں کا انعقاد شروع کر دیا تھا۔ لیکن اس خطہ میں اس کھیل کو مقبول کرنے میں جاپان اور فلپائن نے اہم کردار ادا کیا ایشین باسکٹ بال کنفیڈریشن کا قیام 1960ء میں عمل میں آیا۔ ایشین باسکٹ بال چیمپئن شپ کا آغاز بھی اسی سال فلپائن کے شہر منیلا سے ہوا۔

برصغیر میں

برصغیر پاک و ہند میں یہ پیارا اور دلکش کھیل 1900ء میں پہنچا۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے اور ان کے مشن نے بمبئی، دہلی، لاہور اور سیالکوٹ میں باسکٹ بال شروع کیا۔ 1906ء میں یہ کھیل گورڈن کالج راولپنڈی میں بھی کھیلا جانے لگا۔ بعد میں سی ٹی آئی (C T I) سکول سیالکوٹ کے پرنسپل ڈاکٹر فوسٹر نے طویل عرصہ تک سکول کے طلباء کو اس کھیل کی تربیت دی 1915ء میں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے نے آل انڈیا باسکٹ بال چیمپئن شپ کا آغاز کیا اور یہ ٹورنامنٹ 1940ء کے عشرے تک باقاعدگی سے منعقد ہوتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد برصغیر کی سب یونیورسٹیوں میں باسکٹ بال کھیلا جانے لگا۔

پاکستان میں

جب پاکستان معرض وجود میں آیا۔ اس وقت باسکٹ بال کھیل کی ایسوسی ایشن میں ایف سی کالج لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر شیٹس تھے ان کا تعلق پنجاب باسکٹ بال ایسوسی ایشن سے تھا اس وقت پاکستان میں اس کھیل کی کل آٹھ ٹیمیں تھیں۔ ڈاکٹر شیٹس نے اپنے گھر باسکٹ بال کی نمایاں شخصیات کا ایک کنونشن منعقد کیا جس میں مبارک علی خان صاحب، لال موتی لال اور میجر (ریٹائرڈ) اے ڈبلیو قریشی نے شرکت کی۔ اس وقت پنجاب باسکٹ بال ایسوسی ایشن کی سرگرمیاں پر جوش انداز میں شروع ہوئیں۔ اسی دوران لاہور اور سیالکوٹ میں باسکٹ بال ٹورنامنٹس شروع ہو گئے۔ دو تین سال بعد کراچی باسکٹ بال ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا اور کراچی کا شمار پاکستان کے اہم ترین باسکٹ بال کے سنٹروں میں ہونے لگا۔ 1950ء میں پاکستان ایمیچر باسکٹ بال فیڈریشن قائم ہوئی۔ جس میں دو ممبرز کراچی اور پنجاب شامل تھے۔ مبارک علی خان جنہیں بابائے باسکٹ بال کہا جاتا ہے پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے پہلے سیکرٹری جنرل تھے انہوں نے باسکٹ بال کے فروغ کے لئے دن رات محنت کی۔

میجر قریشی نے اس کھیل کو فرنٹیئر کور اور صوبہ سرحد کے علاقوں میں نہ صرف متعارف کرایا بلکہ اس کھیل کے بین الاقوامی قواعد و ضوابط بھی روشناس کروائے۔ 1954ء میں فرنٹیئر کور پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کی تیسری ممبر بن گئی۔

54-1953ء میں پہلے پاکستان انٹر یونیورسٹیز گیمز منعقدہ پشاور میں باسکٹ بال کھیل شامل تھا۔ 1955ء میں آرمی اسپورٹس کنٹرول بورڈ نے بین الاقوامی قواعد و ضوابط کا پاکستان آرمی میں نفاذ کیا اور پاکستان آرمی نے قومی چیمپئن شپ میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی پاکستان آرمی باسکٹ بال فیڈریشن کی ممبر بن گئی۔ اس طرح جلد ہی پاکستان نیوی، پاکستان ایئر فورس، پاکستان ریلویز اور پاکستان پولیس پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے فعال ممبرز بن گئے اس طرح باسکٹ بال پاکستان میں مقبول ہوتا رہا۔ 1970ء میں پاکستان ایشین باسکٹ بال کنفڈریشن کا ممبر بنا اور ایشین چیمپئن شپ میں پاکستان کا سب سے اچھا ریکارڈ پانچویں پوزیشن کا ہے۔ یہ پوزیشن 1979ء میں ٹوکیو جاپان میں حاصل ہوئی۔ پاکستان کی تاریخ میں اب تک تقریباً 39 کے قریب قومی چیمپئن شپس منعقد ہو چکی ہیں جس میں پاکستان آرمی کا ریکارڈ بہترین ہے آرمی 39 میں سے 20 دفعہ چیمپئن بنی۔ پاکستان میں اب پاکستان آرمی۔ حبیب بینک اور واپڈا کی ٹیمیں ٹاپ پر ہیں۔ ہر سال قومی چیمپئن شپ میں ان کے درمیان سخت اور دلچسپ مقابلہ ہوتا ہے۔

باسکٹ بال کا کھیل دنیا کے خوبصورت، تیز اور دلچسپ ترین کھیلوں میں شمار ہوتا ہے۔ ایک کھلاڑی کی جملہ اعلیٰ جسمانی اور ذہنی صلاحیتیں اس میں نکھرتی ہیں۔ باسکٹ بال کو ایک معروف بین الاقوامی کھیل کی حیثیت حاصل ہے۔ پاکستان میں یہ کھیل ابھی ترقی کی راہوں پر گامزن ہے اور پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن اس کھیل کے فروغ اور ترقی کے لئے رات دن محنت کر رہی ہے۔

قواعد و ضوابط

اب ہم اس کھیل کے قوانین و ضوابط کی طرف آتے ہیں۔ اس کھیل کے اصول و ضوابط دنیا کے تمام کھیلوں سے زیادہ تعداد میں ہیں اور مشکل ہیں۔

انٹرنیشنل باسکٹ بال فیڈریشن کا سینٹرل بورڈ اس کھیل کے قواعد و ضوابط پر گہری نظر رکھتا ہے۔ اور قوانین میں تبدیلی کر سکتا ہے۔

1۔ باسکٹ بال پانچ پانچ کھلاڑیوں پر مشتمل دو ٹیموں کے کھلاڑیوں کے مابین کھیلا جاتا ہے۔ ہر ٹیم کا مقصد مخالف ٹیم کی باسکٹ میں سکور کرنا اور دوسری ٹیم کو گیند (بال) حاصل کرنے اور سکور کرنے سے روکنا ہے۔ بال کو درج ذیل مقرر کردہ قوانین کے تحت پاس کیا، پھینکا، اچھالا لڑھکایا یا کسی بھی سمت ڈربل کیا جا سکتا ہے۔

2۔ بڑے مقابلہ جات کے لئے گراؤنڈ کی لمبائی 28 میٹر اور چوڑائی 15 میٹر ہو گی۔

3۔ گراؤنڈ کی تمام لائنیں ایک ہی رنگ کی ہونی چاہئیں۔ اور ان کی چوڑائی 5 سینٹی میٹر ہو گی۔

4۔ مرکزی دائرہ گراؤنڈ کے وسط میں بنایا جائے گا اس کا نصف قطر 1,8 میٹر ہو گا۔

5۔ ایک ٹیم کا تھری پوائنٹس فیلڈ گول ایریا کھیل کے میدان کا تمام فرش ہو گا سوائے اس علاقہ کے جو اس کے مخالف کی باسکٹ کے نزدیک محدود ہے۔ جو

1۔ دو متوازی لائنیں جو اختتامی لائن سے گراؤنڈ کی طرف بڑھتی ہیں اور سائیڈ لائنز سے 1.25 میٹر کے فاصلہ پر ہیں اور

2۔ ایک کمان (نیم دائرہ) 6.25 میٹر کا جس کی پیمائش بیرونی کنارہ سے لی جائے گی جو متوازی لائنوں کی شکل میں منقطع ہو گا۔

3۔ اس کمان کا مرکز باسکٹ کے عین وسط سے فرش پر عمود گرا کر مقرر کیا جائے گا۔

سازو سامان

A۔ عقبی تختے یا بیک بورڈز۔ یہ مناسب ٹرانسپیرنٹ میٹریل سے بنائے جائیں جو کہ ایک ہی ٹکڑے پر مشتمل ہوں اور ان کے اندر سخت لکڑی جتنی سختی ہو ان کی موٹائی 3 سنٹی میٹر ہو۔ یہ سخت لکڑی کے بھی بنائے جا سکتے ہیں ان کی موٹائی 3 سنٹی میٹر ہو گی اور ان پر سفید رنگ کیا جائے گا۔

B۔ بیک بورڈ کی پیمائش افقاً 1.80 میٹر اور عموداً 1.05 میٹر اور فرش سے ان کا زیریں کنارہ 2.90 میٹر فاصلہ پر ہو گا۔

C۔ رنگ (Ring) یہ مضبوط لوہے کے ہونے چاہئیں ان کا اندرونی قطر 45 سینٹی میٹر اور رنگ نارنجی ہو گا۔ رنگ کی موٹائی کم از کم 17 اور زیادہ سے 20 ملی میٹر قطر ہو گی جن کے نیچے جال کے لئے ہکس لگائے جائیں گے۔

رنگز کا اوپر کا کنارہ افقاً 3.05 میٹر فرش سے بلند ہو۔

D۔ جالیاں (Nets) سفید دھاگے کی ہوں گی اور رنگ کے ساتھ لٹکی ہوں گی جالیاں اس طرح تیار کی جائیں کہ جب گیند باسکٹ میں سے گزرے تو اس کو تھوڑے سے لحہ کے لئے روکیں۔ ان کی لمبائی 40 سینٹی میٹر اور 45 سینٹی میٹر سے زیادہ نہ ہو۔

E۔ گیند گول اور منظور شدہ نارنجی رنگ کا ہو گا۔ اس کی بیرونی سطح چمڑے ربڑ یا مصنوعی مواد سے تیار ہونی چاہئے۔ اس کا محیط (گھیرا) 0.749 میٹر (74.9 سینٹی میٹر) سے کم اور 0,780 میٹر (78 سینٹی میٹر) سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔

اس کا وزن 567 گرام سے کم اور 650 گرام سے زیادہ نہ ہو۔

F۔ گیم کلاک اور سٹاپ واچ مہیا کی جائے گی۔

G۔ ایک سکور بورڈ ہونا چاہئے جو تماشائیوں سمیت تمام ان افراد کو نظر آئے جن کا کھیل کے ساتھ تعلق ہو۔ باسکٹ بال میں دو ریفری ہوتے ہیں۔

H۔ کھیل کا وقت 20 منٹ کے دو ہاف ہوں گے۔ ہاف ٹائم کا وقفہ 10 منٹ کا ہو گا یا 15 منٹ کا ہو گا۔

2X20 منٹوں کے میچ میں کھیل کے ہر ہاف میں کھیل کے دوران ہر ٹیم کو 2 ٹائم آؤٹ اور ہر زائد وقت کے دورانیے میں ایک ٹائم آؤٹ دیا جا سکتا ہے۔

ا۔ اگر دونوں ٹیموں میں سے ایک ٹیم 5 کھلاڑیوں کے ساتھ گراؤنڈ میں تیار نہ ہو تو کھیل شروع نہیں ہو سکتا۔

کھیل مرکزی دائرہ سے جمپ بال کے ساتھ شروع کیا جائے گا۔

پاکستان باسکٹ بال ریفریز بورڈ ان احباب پر مشتمل ہے۔

چیئرمین:۔ جناب خالد بشیر صاحب جو سیکرٹری باسکٹ بال بورڈ بھی ہیں۔

سیکرٹری:۔ پروفیسر سراج الحق قریشی صاحب

ممبر:۔ چوہدری محمد رشید ڈی۔ ایس۔ پی

ممبر:۔ جناب عمانوئیل اسد صاحب

نوٹ:۔ باسکٹ بال کی ترویج و ترقی میں جماعت احمدیہ نے جو کردار ادا کیا ہے اس کا ذکر علیحدہ تفصیلی مضمون میں کیا جائے گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ زیارت مرکز حلقہ چاہ سردار والا ساہیوال ضلع سرگودھا

حلقہ چاہ سردار والا ساہیوال ضلع سرگودھا کا ایک وفد مورخہ 2000-2-17 کو ربوہ پہنچا۔ وفد نے اپنے قیام کے دوران دفتر وقف نو، بیت مبارک، فضل عمر ہسپتال، بیت اقصیٰ، دفاتر پرائیویٹ سیکرٹری اور نمائش صد سالہ جوبلی دیکھی۔ وفد کے اراکین کی ملاقات مکرم وکیل صاحب وقف نو سے کروائی گئی اور بچوں کا جائزہ لیا گیا۔ وفد میں 12 واقفین نو 10 والدہ اور 2 والد شامل تھے۔ 19۔ فروری کو وفد ربوہ کی حسین یادیں لئے ہوئے واپس روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

رپورٹ سالانہ اجتماع و عید ملن پارٹی

کراچی کے واقفین نو کا چھٹا سالانہ اجتماع اور عید ملن پارٹی مورخہ 23۔ جنوری 2000ء کو احمدیہ بیت الذکر مارٹن روڈ میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترم بریگیڈیئر اعجاز احمد صاحب نائب امیر کراچی نے کی۔ جس میں مختلف حلقوں کے مقابلہ جات کے ذریعہ منتخب ہونے والے بچوں اور بچیوں نے تلاوت، نظم اور تقاریر کا پروگرام پیش کیا۔ آخر پر مرکز کی طرف سے بطور نمائندگی مکرم مبارک احمد صاحب طاہر نائب وکیل وقف نو نے والدین اور بچوں کو مختلف امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نصائح فرمائیں۔ بعد ازاں عید ملن پروگرام شروع ہوا جس میں بچوں نے خاکے اور لطیفے وغیرہ پیش کئے۔

اجتماع کی کل حاضری 450 بچے 550 والدین اور 100 دیگر احباب ہے۔

(وکالت وقف نو ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترم میاں محمد عبدالقیوم صاحب 20۔ مارچ 2000ء کی صبح پونے چھ بجے ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں بعمر 80 سال وفات پا گئے۔ آپ میاں محمد عالم صاحب سابق امیر جماعت راولپنڈی کے بڑے صاحبزادے اور کرنل (ر) ڈاکٹر میاں محمد عبدالخالق صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کے بڑے بھائی تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ آٹھ بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔

آپ خدا کی ذات پر بے انتہا توکل کرنے والے نیک و مخلص احمدی تھے۔

مرحوم کی نماز جنازہ 20۔ مارچ 2000ء کو بعد نماز ظہر "ایوان توحید" راولپنڈی میں محترم فضل الرحمان خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی نے اور ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے بعد نماز عشاء پڑھائی اور قبرستان نمبر1 میں امانتاً تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور جملہ پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم بشارت احمد صاحب وڑائچ ماڈل ٹاؤن لاہور کی والدہ صاحبہ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ 14۔ مارچ 2000ء بروز منگل تقریباً 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اسی دن سہ پہر مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ بہت دعا گو۔ نیک دل اور صلح جو بزرگ خاتون تھیں۔

احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ الفضل

○ مکرم صفوان احمد صاحب ملک نمائندہ روزنامہ الفضل اشتہارات کی ترغیب اور بل وصولی کے لئے ضلع راولپنڈی' اسلام آباد کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ احباب جماعت تعاون فرمائیں اور کاروباری حضرات اپنے کاروبار میں ترقی کے لئے روزنامہ الفضل میں اپنے اشتہارات دے کر ممنون فرمائیں۔

(مینیجر الفضل)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ سیدہ خورشیدہ جہاں بیگم صاحبہ بیوہ مکرم عبدالوہاب صاحب مرحوم وصیت نمبر 23424 ساکن سائرہ روڈ لاہور کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ شاید یہ اپنی رہائش تبدیل کر گئی ہیں۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز / رشتہ دار کو ان کے بارہ میں علم ہو تو فوری دفتر سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب مربی سلسلہ کی پسلی کی ہڈی ٹریفک کے حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔ اور شدید چوٹیں آئی ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مرزا وسیم احمد نسیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرونڈی و قائد مجلس خدام الاحمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور و محاسب علاقہ سانگھڑ مجلس خدام الاحمدیہ کا موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے کار کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہو گیا خون کافی بہہ جانے کی وجہ سے کمزوری ابھی ہے۔ موصوف کی جلد کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم منصور احمد صاحب مبشر کارکن نظارت مال آمد دل کے آپریشن کے بعد صحت یاب ہو کر 19۔ مارچ سے اپنے دفتر میں ڈیوٹی پر آگئے ہیں۔ موصوف کی صحت و تندرستی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب وڑائچ (وڑائچ کیمیکلز گوجرانوالہ) اپنے بچوں کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ولادت

○ مکرم محمد یوسف شاہد صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 2000ء-3-4 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اس کا نام بلال یوسف رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم محمد یعقوب صاحب ریٹائرڈ ریلوے گارڈ محلہ ناصر آباد شیخوپورہ کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب احسن ایم اے کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو سعادت مند۔ صالح۔ باعمر اور خادم دین بنائے۔

اعلان داخلہ

○ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ نے لاہور۔ ملتان۔ فیصل آباد۔ بہاولپور اسلام آباد و راولپنڈی نے Oracle Database سرٹیفکیٹ پروگرام میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ اس پروگرام کا دورانیہ 27 ہفتوں پر مشتمل ہے نیز داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ داخلہ سے متعلق معلومات مندرجہ بالا شہروں میں PITB کے ادارہ جات یا مرکزی دفتر واقع B-258۔ ایرمال۔ لاہور سے دستیاب ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں کم از کم بیچلرز ہونا لازمی ہے اور درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7-اپریل 2000ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

صورت حال انتہائی خطرناک ہے

امریکہ کے وزیر دفاع ولیم کوہن نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان صورت حال انتہائی خطرناک ہے۔ کشمیر پر کشیدگی میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان اور بھارت دونوں ایٹمی ہتھیاروں کو ترقی دینے پر مصر ہیں۔ دونوں کی فوجیں آمنے سامنے کھڑی ہیں۔

سال کے آخر میں جنگ چھڑ سکتی ہے

امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے نے سینٹ کو رپورٹ دی ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان سال کے آخر تک شدید جنگ چھڑ سکتی ہے۔ مسئلہ کشمیر بدستور فلیش پوائنٹ ہے۔ ماضی کے برعکس اس سال پورے موسم سرما میں دونوں ملکوں کے درمیان جھڑپیں ہوتی رہیں۔ ایٹمی جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی۔ صدر کلنٹن مداخلت کرکے پاکستان اور بھارت کے تصادم کو روک سکتے ہیں۔

اسامہ بن لادن اچانک نمودار

صدر کلنٹن کے جنوبی ایشیا کے دورہ کے دوران اسامہ بن لادن اچانک نمودار ہو گئے۔ وہ انتہائی کمزور دکھائی دے رہے تھے۔ اسامہ نے طالبان کو انتباہ کیا کہ اگر طالبان نے دباؤ کے آگے گھٹنے ٹیکے اور مجھے امریکہ کے حوالے کیا گیا تو طالبان حکومت تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گی۔

صدر کلنٹن راجستھانی گیت سنتے رہے

صدر کلنٹن نے دورہ بھارت کے تیسرے دن راجستھان کا دورہ کیا جہاں انہوں نے اپنا دن ہاتھیوں اور شیروں کے درمیان گذارا۔ راجستھانی عورتوں سے گیت سنتے رہے۔ وہ نائلہ گاؤں پہنچے تو سینکڑوں دیہاتی ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے دوڑ پڑے۔ قلعہ امیور کے دورے پر صحافیوں کو اندر جانے سے روک دیا گیا۔ باہر ہاتھیوں کی پریڈ ہوئی۔ اس سے پہلے دورے کے دوسرے دن وہ تاج محل دیکھنے آگرہ گئے۔ صدر اور انکی بیٹی چیلسی تاج محل کے حسن سے مسحور ہو گئے۔ انہوں نے ماحولیاتی آلودگی سے تاج محل کو بچانے پر زور دیا اور اس مقصد کے لئے ایک بھاری رقم کے عطیے کا اعلان کیا۔ بھارت اور امریکہ کے درمیان معاہدوں پر دستخط بھی ہوئے جن کا تعلق توانائی کے منصوبوں سے ہے۔

جموں میں مسلمانوں پر حملے

مقبوضہ کشمیر میں 36 سکھوں کے قتل پر مقبوضہ کشمیر میں کل جماعتی حریت کانفرنس کی اپیل پر ہڑتال رہی۔ جموں میں سکھوں نے مسلمانوں کے خلاف جلوس نکالا۔ جلوس کرفیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نکالا گیا مسلمانوں پر حملے کئے گئے کئی ہوٹل اور دکانیں لوٹ لی گئیں۔ پولیس تماشا دیکھتی رہی۔

سکھوں کا قتل بھارت کی کارستانی

دو امریکی اراکین کانگرس نے کہا ہے کہ 36 سکھوں کا قتل بھارت کے خفیہ ادارے "را" کی کارستانی ہے۔ دونوں اراکین نے مطالبہ کیا ہے کہ امریکی حکومت بھارت کو دہشت گرد ملک قرار دے۔

ایٹمی ہتھیاروں کے بغیر سلامتی

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ بھارت ایٹمی ہتھیاروں کے بغیر اپنی سلامتی زیادہ یقینی بنا سکتا ہے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ بھارت پر منحصر ہے۔ صدر کلنٹن نے بھارت کی اپوزیشن لیڈر سونیا گاندھی سے بھی گفتگو کی۔

بھارت ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری روک دے

امریکی وزیر خارجہ مسز البرائیٹ نے کہا ہے بھارت ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری روک دے ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ کم کرنا اور سی ٹی بی ٹی پر دستخط وقت کی ضرورت ہے۔

نرم الفاظ میں سخت پیغامات

بھارت کے اخبارات نے لکھا ہے کہ کلنٹن نے نرم الفاظ میں سخت پیغامات دیئے ہیں۔ بھارت کی ستائش کی لیکن ساتھ ہی ایٹمی معاملے پر صبر و ضبط سے کام لینے جیسے سخت پیغامات بھی دیئے۔

نائیجیریا میں 50-افراد زندہ جل گئے

نائیجیریا میں تیل کی پائپ لائن ٹوٹ جانے سے ہولناک دھماکہ ہونے سے آگ لگ گئی جس سے 50- افراد زندہ جل گئے۔ درجنوں زخمی ہوئے متعدد عمارتیں راکھ کا ڈھیر بن گئیں۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب سینکڑوں افراد پائپ لائن میں سوراخ کرکے تیل چوری کر رہے تھے کہ تیل میں اچانک آگ لگ گئی۔ لاشیں جل کر کوئلہ بن گئیں۔ آسمان پر دھوئیں کے بادل چھا گئے۔ ملک بھر میں تیل کی فراہمی معطل ہو گئی۔ فائر بریگیڈ نے کئی گھنٹوں کی کارروائی کے بعد آگ پر قابو پایا۔

چین میں پانی کی شدید قلت

چین میں پانی کی شدید قلت پیدا ہو جانے سے کروڑوں ایکڑ رقبہ بنجر ہو گیا۔ آبادی جس رفتار سے بڑھ رہی ہے پانی کی سطح اسی رفتار سے کم ہو رہی ہے۔ آئندہ چند برسوں میں مزید قلت پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 24 مارچ۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 11 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 25۔مارچ۔ غروب آفتاب۔ 6-25
اتوار 26۔مارچ۔ طلوع فجر۔ 4-41
اتوار 26۔مارچ۔ طلوع آفتاب۔ 6-03

ضلعی حکومتوں کے انتخابات کا اعلان

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے ضلعی حکومتوں کے قیام کے لئے انتخابات کے شیڈول کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے تحت آئندہ سال 2001ء میں 14۔ اگست کو ضلعی حکومتیں قائم ہو جائیں گی۔ اس سے پہلے یونین کونسلوں کے انتخابات اس سال دسمبر 2000ء میں شروع ہو کر اگلے برس مئی تک جاری رہیں گے۔ ضلعی حکومتوں کے الیکشن جولائی 2001ء میں کرائے جائیں گے اور ضلعی حکومتیں 14۔ اگست تک قائم ہو جائیں گی۔ تمام انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہونگے۔ ووٹر کی عمر 18 برس ہوگی۔ تمام ڈویژن ختم کر دیئے جائیں گے۔ صوبائی اور قومی اسمبلیوں اور سینٹ کے انتخابات کا مرحلہ اس کے بعد آئے گا۔

ضلعی اسمبلی کے خدوخال

ضلعی اسمبلی 66۔ ارکان پر مشتمل ہوگی جس کے سربراہ چیف میئر ہونگے۔ چیف میئر اور ان کے نائب ڈپٹی چیف میئر مشترکہ ٹکٹ پر براہ راست منتخب ہونگے۔ یعنی ضلعی حکومت کا سربراہ عوام کے براہ راست ووٹوں سے منتخب کیا جائے گا۔ ڈپٹی چیف میئر ضلعی اسمبلی کا سپیکر بھی ہوگا۔ چیف میئر کے ماتحت ایک سینئر سرکاری افسر 'ڈی سی او' ہوگا جو اسکی معاونت کرے گا اضلاع میں پولیس افسر ڈی پی او کہلائے گا۔ ان تینوں کو چیف میئر اسمبلی کی منظوری سے منتخب کرے گا۔ لیکن کسی پولیس افسر کو ضلعی اسمبلی کی دو تہائی اکثریت کے بغیر برطرف نہیں کیا جا سکے گا۔

تحصیل کونسل

تحصیل کونسل میں 34۔ ارکان ہونگے جنہیں بالواسطہ طور پر یونین کونسل کے اراکین نامزد کریں گے۔ ہر تحصیل کا ایک میئر ہوگا۔ جس کو کونسل کے ارکان خود منتخب کریں گے 'بڑے شہر' شہری اضلاع کہلائیں گے۔

یونین کونسل

یونین کونسل 26۔ ارکان پر مشتمل ہوگی جس کے ارکان بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب ہونگے۔ چیئرمین براہ راست عوامی انتخاب سے منتخب ہوگا۔ شہری علاقوں میں بھی یونین کونسل کے انتخابات ہونگے۔

کوئی تعلیمی معیار نہیں ہوگا

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ ان انتخابات کے لئے کوئی تعلیمی معیار مقرر نہیں کیا گیا کیونکہ اگر ایسا کیا جاتا تو ملک کی 70 فیصد آبادی ان ضلعی منتخب اداروں سے باہر رہ جاتی۔

جداگانہ الیکشن

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ ابھی جداگانہ یا مشترکہ انتخابات کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اس مرحلے پر اس بارے میں کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔

آئین میں ترمیم

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ ابھی آئین میں ترمیم کرنے کے بارے میں کوئی بات طے نہیں کی گئی۔ سوائے اشد ضرورت کے آئین میں ترمیم نہیں کی جائے گی۔

کوئی ڈکٹیشن نہیں لیں گے

چیف ایگزیکٹو سے کہا گیا کہ آپ کے بحالی جمہوریت کے اس پہلے مرحلے سے شاید صدر کلنٹن متفق نہ ہوں تو انہوں نے کہا کہ قومی معاملات پر میں کسی سے ڈکٹیشن نہیں لوں گا چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ انہوں نے کہا کہ بحالی جمہوریت ہو یا نواز شریف کو دی جانے والی سزا کا معاملہ ہمیں کسی کی منظوری کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ نواز شریف اور بینظیر کے خلاف مقدمات عدالتوں میں چل رہے ہیں ان کے بارے میں وہی فیصلہ کریں گی۔

یہ بہت چھوٹا قدم ہے

امریکہ نے کہا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کا بحالی جمہوریت کے پہلے مرحلے کا اعلان مثبت مگر بہت چھوٹا قدم ہے امید ہے کہ ملک کے انتخابات کا اعلان جلد آ جائے گا۔ امریکی حکام نے کہا کہ ہم پاکستان میں قومی انتخابات کا انعقاد چاہتے ہیں اسی صورت میں پابندیاں ختم ہونگی۔

یوم پاکستان پریڈ

اس سال یوم پاکستان پر پریڈ کی سلامی صدر تارڑ نے لی اور خطاب کیا۔ پریڈ میں شاہین II میزائل اور الضرار ٹینک کی پہلی بار نمائش کی گئی۔ الضرار ٹینک پاکستان نے چین کی مدد سے بنایا ہے۔ اسلام آباد میں پارلیمنٹ کی بلڈنگ کے سامنے تینوں مسلح افواج کی پریڈ ہوئی چیف ایگزیکٹو کے علاوہ فضائیہ اور بحری افواج کے سربراہ بھی موجود تھے۔ غوری میزائل کی بھی نمائش کی گئی۔ ائرفورس کے طیاروں نے ائرچیف مارشل پرویز مہدی کی قیادت میں سلامی پیش کی۔ کمانڈوز نے فری فال جمپ کا کامیاب مظاہرہ کیا۔

حکومت کل نہیں رہے گی

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ عوام تحریک چلائیں۔ کل یہ حکومت نہیں رہے گی جس کسی نے نواز شریف کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی 14۔ کروڑ عوام اس سے بدلہ لیں گے۔

سکھوں کے قتل کے الزامات

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ سکھوں کے قتل میں پاکستان کو ملوث کرنے کے الزامات بے بنیاد ہیں۔ پاکستان کلنٹن کے دورہ کے موقع پر ایسی بے وقوفانہ حرکت نہیں کر سکتا۔ واقعہ کی اعلیٰ سطحی تحقیقات ہونی چاہئے۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ ☎ 04524-213160

چائنیز برگر، چکن سینڈوچ، فش اینڈ چپس، اٹالین آئس کریم
ہبہ فاسٹ فوڈ
ریلوے روڈ ربوہ فون 211638

☆اندرون و بیرون ممالک ہوائی سفر۔ کسی بھی ائرلائین کی ارزاں اور کنفرم ٹکٹوں کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔☆ نیز بیرون ملک سے آئے ہوئے مہمانوں کی ٹکٹوں کی کنفرمیشن اور ری کنفرمیشن کی سہولت موجود ہے۔
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
2/13 الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود
فون 211550 ربوہ

الحمد اسٹیٹ
پراپرٹی ڈیلر
ہمارا نصب العین
اس ارض وطن میں ہر ایک کے لئے ہو گھر
پورے پاکستان میں کوئی نہ ہو بے گھر
پورے پاکستان میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے مفت مشورہ حاصل کریں
ہر وقت ہر لمحے آپ کے ساتھ ساتھ
☎ 4993402
4993403
467003
467004
Haji Abdul Rauf
Chief Consultant
AL-HAMD ESTATE
Property Sale - Purchase
Mazzanine Floor, Taj Mahal Centre,
SB-8, Block-1, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61